Scanned by CamScanner

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ صاحب فرماتے ہیں

جو سماع موتٰی کے قائل ہیں ان میں **حضرت عمر**ؓ اور حضرت **عبداللہ ابن عمر**ؓ بھی ہیں۔ (الکوکب الدری ج ۱ ص ۳۱۹ مترجم) اول زمانہ قریب دفن کے بہت سی روایات اثبات سماع کرتی ہیں اور حضرت **امام اعظم**ؒ سے اس باب میں کچھ منصوص نہیں اور روایات جو کچھ امام صاحبؒ سے (عدم سماع موتٰی) پر آئی ہیں (مثلاً فتاویٰ غرائب وغیرہ کا حوالہ) شاذ ہیں ------------ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۰)

مفتی دار العلوم دیو بند حضرت مولانا عزیز الرحمنؒ صاحب فرماتے ہیں

امام صاحبؒ سے (منکرین عدم سماع موتٰی) کوئی تصریح اس بارہ (عدم سماع) میں نقل نہیں کرتے۔

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند ------------ ج ۵ ص ۲۷۹)

امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں صحیح تحقیق از محدث اعظم دار العلوم دیو بند علامہ انور شاہ کشمیریؒ

فالا نکار فی غیر محله سیّما اذا لم ینقل عن احد من ائمتنا رحمهم الله تعالیٰ فلا بد بالتزام السماع فی الجملة۔ پس سماع موتٰی کا انکار بالکل بے موقع ہے۔ خاص طور پر جبکہ ہمارے آئمہ احنافؒ میں سے کسی سے یہ منقول نہیں تو ضروری ہے کہ **فی الجملہ** سماع کا التزام کیا جائے۔

(فیض الباری ج ۲ ص ۴۶۷، نحوہ فی العرف الشذی ص ۳۵۳)

رئیس المحدثین و المفسرین نعمان الوقت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"فتاویٰ رشیدیہ اور مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیؒ معتبر اور حنفی مذہب کے فتاویٰ ہیں"۔

(کفایت المفتی ج ۲ ص ۱۵۸)

منکرین حیات النبی ﷺ نے مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے حوالے سے جو فتویٰ رسالہ مسلک عائشہ صدیقہؓ کے آخری صفحہ پر شائع کیا ہے لگتا ہے کہ وہ میڈ ان سرگودھا ہے۔ منکرین حیات النبی ﷺ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس مذکورہ فتوے کی اصل پیش کریں ------------ مہلت تا قیامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اُس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچائی جاتی ہے۔

(نشر الطیب ص ۲۰۹)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدین النصیحۃ (الحدیث)

محترم قارئین! منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے لکھے ہوئے سابقہ پمفلٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ جنکا مفصل و مدلل جواب الحمدللہ ہماری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اب نجانے کن حواریوں کو خوش کرنے کیلئے منکرین حیات النبی ﷺ نے دوبارہ ان پرانے پمفلٹوں کو قطع برید کر کے رسالہ کی شکل میں شائع کر کے ضلع بھر کی پُرامن فضاء کو خراب کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

﴿ منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلط مبحث سے کام لینا ﴾

منکرین حیات النبی ﷺ نے حتی الوسع اپنے حواریوں کو خوش کرنے کیلئے خلط مبحث سے کام لیا ہے۔

﴿ زیر بحث موضوعات ﴾

۱۔ وفات کے بعد راحت یا عذاب روح و جسم دونوں کو ہوتا ہے یا نہیں۔

۲۔ حضور ﷺ روضہ پاک کے پاس سے پڑھا ہوا درود وسلام سنتے ہیں یا نہیں۔

۳۔ عام مُردے قبروں پر پڑھا ہوا سلام وغیرہ سنتے ہیں یا نہیں۔

ہماری طرف سے سب سے پہلے شائع کردہ پمفلٹ کا تعلق پہلے موضوع سے تھا۔ منکرین حیات النبی ﷺ نے اس کے جواب میں خلط مبحث سے کام لیا ہے اور باقی دو موضوعات کو بھی اس بحث میں شامل کر دیا۔ خیر **ہمارے پہلے اتفاقی موقف** کو منکرین حیات النبی ﷺ نے بفضل اللہ تعالیٰ اپنے موجودہ رسالہ میں ان الفاظ سے تسلیم کر لیا ہے۔ " قبر میں بدن کو ہو بہو عذاب دیا جاتا ہے یا پھر بدن کے بعض اجزاء کو۔ لہٰذا بدن اور رُوح کو مرنے کے بعد عذاب وثواب ہوتا ہے۔ روح تو عالم برزخ میں پہنچ جاتی ہے اور بدن مُردہ ہمارے سامنے پڑا ہے یا مٹی ہو چکا ہے یہ دونوں عذاب وثواب کے دور سے گذر رہے ہیں۔ قیامت کے دن حساب کے بعد جنت یا دوزخ میں دخول ہوگا۔ یہ ہی عقیدہ اور مسلک اہل سُنت والجماعت جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ کا ہے اسی کو عذابِ قبر کہتے ہیں جو برحق ہے "۔(۱)۔۔۔۔۔۔(مسلک عائشہ صدیقہؓ ص ۵)

نیز لکھتے ہیں "وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسدِ اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں یہ تعلق رُوح حیات حاصل ہے۔ عرض ہے کہ یہ تعلق رُوح مُبارک جو برزخ میں ہے جسدِ اطہر کو حیات حاصل ہے۔ اس میں قطعاً شک نہیں ہے یہ تو ہر مسلمان کا ایمان اور عقیدہ اور اسی عقیدہ پر اُمت کے علماء کا اجماع ہے "۔ (مسلک عائشہ صدیقہؓ ص ۱۷)

---

(۱)۔ لیکن ابھی تک منکرین حیات النبی ﷺ نے عام اموات کی ارواح کے اجسام کے ساتھ تعلق کی صراحت نہیں کی جو کہ ان کے مذہب والوں کو چاہیے کہ وہ اس کی جلدی وضاحت کریں تا کہ وہ مستقبل میں پاکستان کے دیوبندی مدارس کے فتویٰ کی زد سے بچ سکیں۔

Scanned by CamScanner

اُن کو اھل سُنت والجماعت سے خارج سمجھنا یہ غلو اور زیادتی ہے۔ (کشف الباری ص ۱۲۴ کتاب المغازی)

محترم قارئین! اگر بات یہیں تک محدود رہتی کہ سماع موتیٰ کا مسئلہ اختلافی ہے اور ہر فریق کو اپنی علمی اور تحقیق سوابدید کے مطابق دلائل و براہین کی رُو سے جو پہلو راجح اور صحیح نظر آتا ہے اُسے قبول اور اختیار کر لینے کا حق ہے تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور ہمیں بھی اس مسئلہ میں کاوش کرنے کی قطعاً ضرورت پیش نہ آتی مگر جب منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے غلو اختیار کیا گیا کہ سماع موتیٰ کے قائلین (معاذ اللہ) لعنتی ہیں۔

﴿ منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے شائع کردہ کتاب کا حوالہ ﴾

لعنت ہو اُس پر جو عقیدہ رکھے کہ مُردے سُنتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (شفاء الصدور ص ۱۰۶)

مزید برآں:۔ جب منکرین حیات النبی ﷺ انکارِ سماع موتیٰ کی آڑ میں آنحضرت ﷺ کے سماع صلوٰۃ والسلام عند القبر جیسے اتفاقی عقیدہ کا بھی انکار کرنے لگے تو ہمیں مجبوراً اُن کے پیش کردہ دلائل کا رد کرنا پڑا۔

﴿ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی اور وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ﴾
سے عدم سماع موتیٰ پر استدلال

منکرین حیاتُ النبی ﷺ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان آیات کا ظاہری معنی مُراد لیں گے یا باطنی؟ لامحالہ وہ فرمائیں گے کہ ظاہری معنی۔ اس لیے کہ شیخ القرآن مولانا **غلام اللہ خان** صاحبؒ اپنی تفسیر (جواہر القرآن ج ۲ ص ۹۰۲) میں فرما گئے ہیں کہ عدم سماع والے ظواہر قرآن سے دلیل پکڑتے ہیں"۔ پھر منکرین حیاتُ النبی ﷺ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ظاہری معنی تمام آیات میں لیں گے یا بعض میں؟ تو لامحالہ وہ فرمائیں گے کہ ہم تمام آیات میں ظاہری معنی مُراد لیں گے اس لیے کہ اگر وہ بعض میں ظاہری اور بعض میں باطنی معنی مُراد لیں تو یہ سراسر تُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡکِتَابِ وَتَکۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ کا مصداق ہے۔ اب منکرین حیاتُ النبی ﷺ کی پیش کردہ آیات کا منکرین حیاتُ النبی ﷺ کے اُصولوں کے مطابق ظاہری معنی بیان کیا جائے گا

" پھر آپ ﷺ تو نہ مُردوں کو اور نہ بہروں کو آواز سُناتے ہیں (خصوصاً) جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں"۔

(ترجمہ از تفسیر حقانی ج ۳ ص ۵۶۰، پارہ ۲۱ سورۃ الروم، آیت ۵۲)

منکرین حیات النبی ﷺ کے اصول ظواہر قرآن کے سیاق وسباق سے تو یہ ثابت ہوا کہ مُردے بھاگتے بھی ہیں تو حیات فی القبور بطریق اولیٰ ثابت ہوگئی۔ حالانکہ یہ ظاہری مفہوم درست نہیں جس کی وضاحت اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ۝ اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِیۡرٌ ﴾

منکرین حیات النبی ﷺ کے اصول کے مطابق ظاہری ترجمہ: نہیں آپ سُنا سکتے جو قبروں میں ہیں نہیں ہیں آپ مگر ڈرانے والے سوال یہ ہے کہ انذار (ڈرانا) زندوں کو ہوتا ہے یا مردوں کو منکرین حیات النبی

---

(۱) منکرین حیاتُ النبی ﷺ سابقہ پمفلٹ کی عبارت سے عوام الناس کے ذہنوں کو مشوش کر رہے ہیں لہٰذا ضرورت کے پیش نظر چند سطروں کے اضافہ سے ہم نے اپنے مفہوم کی وضاحت کر دی۔

Scanned by CamScanner

ﷺ کے اصول کے مطابق اِنذار زندوں کو ہوتا ہے نہ کہ مردوں کو اس لیے کہ قرآن کریم میں ہے لِیُنذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا (یٰسین) تا کہ وہ نبی ڈرائے اس کو جو زندہ ہے "تو ثابت ہو گیا مَن فی القبور (یعنی جو قبروں میں ہیں) وہ زندہ ہیں۔

جواب ثانی حالانکہ ان آیات میں سننے کی نفی نہیں بلکہ سنانے کی نفی ہے "اے نبی ﷺ آپ (اپنے اختیار) سے نہیں سنا سکتے" جیسا کہ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ اے نبی ﷺ آپ (اپنے اختیار) سے ہدایت نہیں دے سکتے اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ کفار ہدایت حاصل کر ہی نہیں سکتے یا کفار میں استعداد ہی نہیں ہدایت کو قبول کرنے کی۔

منکورہ آیات میں ظاهری معنی مراد هی نهیں بلکه باطنی معنی مراد هے

محترم قارئینا یہاں پر ظاہری معنی مراد ہی نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہے جیسے اللہ تعالی کا قول صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ (وہ کفار) بہرے ہیں گونگے ہیں، اندھے ہیں میں ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہے اس لیے کہ کفار سنتے بھی تھے، بولتے بھی تھے اور دیکھتے بھی تھے بالکل اسی طرح یہاں بھی معنی یہی ہوگا کہ آپ ان دلوں کے مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور دلوں کے بہروں کو نہیں سنا سکتے جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں۔

﴿ ان منکورہ آیات میں کفار کو مُردوں کے ساتھ تشبیه دی گئی هے ﴾

ان مذکورہ آیات میں کفار کو مُردوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ موجودہ پمفلٹ میں اس کو تسلیم کیا گیا ہے۔

﴿ جہاں تشبیه هوتی هے وهاں تین باتوں کا جاننا ضروری هے ﴾

☆ **مُشبہ:** ------------- (جس کو تشبیہ دی گئی ہو)

☆ **مُشبہ بہ:** ------------- (جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہو)

☆ **علتِ تشبیہ:** ------------- (جس وجہ سے تشبیہ دی گئی ہو)

تشبیہ کی علت کا مُشبہ اور مُشبہ بہ دونوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ زید شیر کی طرح ہے۔ نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

مُشبہ	مُشبہ بہ
زید	شیر
وجہ تشبیہ	
شجاعت	

اس مثال میں زید کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور علتِ تشبیہ شجاعت ہے۔ اس لیے کہ شجاعت دونوں میں

Scanned by CamScanner

موجود ہے یہاں پر دُم یا پنجہ وغیرہ تشبیہ کی علت نہیں بن سکتے کیونکہ دُم یا پنجہ شیر میں تو ہے مگر زید میں نہیں۔
بالکل اسی طرح اِن مذکورہ آیات میں کفار کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے جس کو منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے
اپنے حالیہ پمفلٹ میں تسلیم کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(نقشہ ملاحظہ فرمائیں)

مُشبہ	مُشبہ بہ
کافر	مُردہ
وجہ تشبیہ	
عدمِ انتفاع (نفع نہ اُٹھانا)	

اس مثال میں کافر کو مُردہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کی علت عدمِ انتفاع (نفع نہ اُٹھانا) ہے کیونکہ یہ علت کافر اور مُردہ دونوں میں پائی جاتی ہے اور عدمِ سماع (نہ سُننا) علت نہیں بن سکتا کیونکہ اگر بالفرض یہ علت مُردوں میں مان بھی لی جائے تو کفار میں یہ موجود نہیں ہے کیونکہ کفار فریقین کے نزدیک سُنتے ہیں اس لیے لامحالہ علتِ تشبیہ عدمِ سماع کے علاوہ ہوگی اور وہ عدمِ انتفاع ہے۔(۱)

منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے ان مذکورہ آیات کے علاوہ چندئی آیاتِ قرآنیہ سے تفسیر بالرائے کر کے عدمِ سماعِ موتی پر ناکام استدلال کیا ہے جو باطل اور مردود ہے اس لیے کہ ۱۴ صدیوں میں کسی سُنّی مفسر نے اِن آیات سے اِس طرح کا استدلال نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے اِن آیات کے تحت کسی مفسر کا حوالہ نہیں دیا۔ اگر منکرین حیاتُ النّبی ﷺ کے پاس ایسا کوئی حوالہ ہے تو پیش کریں۔۔۔۔۔ مہلت قیامت تک

علامہ ابن الهادی حنبلیؒ فرماتے ہیں:۔ ولا یجوز احداث تأویل فی اٰیة وسنة لم یکن علی عهد السلف ولا عرفوه ولا بینوه للامة فان هٰذا یتضمن انهم جهلوا الحق فی هٰذا وضلوا عنه واهتدی الیه هٰذا المعترض المستاخر فکیف اذا کان التأویل یخالف تأویلهم وینا قضه وبطلان هٰذا التأویل اظهر من ان یطنب فی رده.........الخ کسی آیت یا حدیث کا کوئی ایسا معنی اور تاویل کرنا جائز نہیں جو سلف صالحینؒ کے زمانہ میں نہ کی گئی ہو اور نہ ہی انہوں نے وہ معنی اور تاویل سمجھی اور نہ ہی اِسکو اُمت کے سامنے بیان کیا ہو کیونکہ یہ اس بات کو متضمن ہے کہ سلف صالحینؒ

---

(۱)۔ منکرین حیاتُ النّبی ﷺ کی عقل باکمال:۔ یہاں منکرین نے اپنی باکمال عقل سے یہ گُل کھلایا ہے کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صاحبِ ایمان میت کو دُنیا میں زندوں کے ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچتا ہے۔ محترم قارئین! بات تو سماع سے عدمِ انتفاع کی ہو رہی ہے جبکہ منکرین نے اِسکو تمام معاملات پر محمول کر لیا ہے۔ (نعوذ باللہ من سوءِ الفهم)

Scanned by CamScanner

اس میں حق سے جاہل رہے اور اس سے بھٹک گئے اور یہ بعد میں آنے والا معترض اس کی تہہ کو پہنچ گیا اور خصوصاً جب بعد میں آنے والے کی تاویل سلف صالحین کی تاویل کے برعکس ہو پھر کیونکر وہ قبول کی جا سکتی ہے۔ اور اس متاخر کی تاویل کا باطل ہونا ایسا ظاہر ہے کہ اس کے رد کے لیے کسی تفصیل کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

(الصارم المنکی ص ۲۴۷ ماخوذ عن تسکین الصدور ص ۳۸۹)

اسی طرح کا مفہوم **حضرت مجدد الف ثانی** سے بھی منقول ہے، دیکھئے۔

(مکتوبات دفتر اول حصہ سوم ص ۳۳ مکتوب نمبر ۱۵۷ طبع امرتسر)

جمہور علماء کرام نے حضرت عائشہؓ کے استدلال کو حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں قبول نہیں کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری فرماتے ہیں: وقد خالفها الجمهور فی ذلک و قبلوا حدیث ابن عمرؓ لموافقة من رواه غیره علیه۔ لیکن جمہور علماء کرام نے حضرت عائشہؓ کی (روایت) سے مخالفت کی ہے اور انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت کو قبول کیا ہے کیونکہ دوسرے حضرات کی روایتیں انکے موافق ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (فتح الباری ج ۳ ص ۲۷۷)

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاری فرماتے ہیں: ولکن جمهور خالفوها فی ذلک وقبلوا حدیث ابن عمرؓ۔ لیکن جمہور علمائے کرام نے مسئلہ سماع موتی میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے مخالفت کی ہے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ والی روایت کو قبول کیا ہے۔۔۔۔ (جس میں سماع موتی کا ثبوت ہے)

(عمدۃ القاری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ج ۷ ص ۲۰۲)

حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی صاحب فرماتے ہیں: واما رد عائشة بعض تلک الاحادیث فلم یعتدبه جمهور الصحابة ومن بعدهم۔ بہر حال حضرت عائشہؓ کا ان بعض احادیث کا رد کرنا تو جمہور صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد کے حضرات نے اس رد کا کوئی اعتبار نہیں کیا۔ (عمدۃ الرعایۃ ج ۲ ص ۲۵۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق حضرت عائشہؓ نے اپنے استدلال سے رجوع فرما لیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ ان فی المغازی لابن اسحاق روایة یونس بن بکیر باسناد جید عن عائشةؓ مثل حدیث ابی طلحة و فیه ماانتم باسمع لما اقول منهم و اخرجه احمد باسناد حسن ۔ ابن اسحاقؒ کے مغازی میں یونس بن بکیر

کے طریق سے دو اسناد سے ساتھ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت ہے جیسی کہ حضرت ابوطلحہؓ سے جس میں
ما انتم باسمع لما اقول منهم کے الفاظ موجود ہیں اور **امام احمدؒ** نے بھی حسن اسناد کے ساتھ اس
کی تخریج کی ہے۔ فرماتے ہیں۔ **فان کان محفوظاً فکانها رجعت عن الانکار لما ثبت عندها**
من روایات هؤلاء الصحابة لكونها لم تشهد القصة۔ سو اگر یہ الفاظ محفوظ ہوں تو گویا یہ اس پر
دلالت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے سماع موتی کے انکار سے رجوع کر لیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان جلیل
القدر حضرات صحابہ کرامؓ کی روایتیں ثابت ہو گئیں (جو موقع پر حاضر تھے) اور حضرت عائشہؓ حاضر نہ
تھیں ---------- (فتح الباری ج ۸ ص ۳۰۶)

﴿ حضرت عائشہؓ کے رجوع کی صحیح روایت سے تائید ﴾

حضرت ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے کہ **عبدالرحمن بن ابی بکرؓ** (مکہ مکرمہ کے قریب) حُبشی
کے مقام پر وفات پا گئے اور ان کو اٹھا کر مکہ مکرمہ لایا گیا اور وہاں ان کو دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہؓ (حج
کے موقع پر) آئیں تو حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی قبر پر بھی آئیں تو کہا (مرثیہ کے دو شعر پڑھے جو مندرجہ ذیل
کتابوں میں مذکور ہیں) پھر فرمایا **واللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث مت ولو شهدتک**
مازرتک۔ بخدا اگر میں تیری وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تو وہاں ہی دفن کیا جاتا جہاں تیری وفات ہوئی
تھی اور اگر میں اس وقت موجود ہوتی تو اب تیری قبر کی زیارت کیلئے میں نہ آتی۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۲۵، رواہ الطبرانی
فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۰) ظاہر بات ہے کہ اگر یہ محض تحسر اور افسوس کے طور پر خیالی رنگ
میں حضرت عبدالرحمنؓ سے خطاب ہوتا تو حضرت عائشہؓ کو ان کی قبر پر حاضر ہو کر یہ کہنے کی حاجت نہ ہوتی وہ
مدینہ طیبہ میں یاد و رہی سے ایسا کہہ دیتیں یہ خطاب ان کے رجوع کا واضح قرینہ ہے۔

منکرین حیات النبی ﷺ بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تاویل کو تسلیم نہیں کرتے

حضرت عائشہؓ نے **یسمعون** کی تاویل **یعلمون** سے کی ہے کہ وہ مردہ جسم جانتے ہیں۔ یعنی ان کو علم ہوتا
بھی حیات کی فرع ہے بقول منکرین حیات النبی ﷺ کفار کی ارواح تو سجین میں ہیں اور بغیر روح کے ان
جسموں کو انجام کا معلوم ہو جانا اس کو تو **علامہ شمس الدین احمد بن موسیٰ المشہور بہ خیالیؒ**
المتوفی ۸۷۰ھ حماقت سے تعبیر کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ "**جوز بعضهم تعذيب غير الحی**
ولا شک انه سفسطة۔ ان میں سے بعض نے بلا حیات بدن کے معذب ہونے کو جائز قرار دیا ہے لیکن

Scanned by CamScanner

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ نری حماقت ہے۔ (اذیاںص ۱۱۸، نحوہ، فی نبراس ص ۲۲۲)، جب یہ صورت ہے تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ ارواح کا جسموں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جس کی وجہ سے اجسام بھی راحت یا عذاب محسوس کرتے ہیں۔ اس تعلق کے تو منکرین حیات النبی ﷺ انکاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ تفتازانیؒ کی شرح مقاصد سے سابقہ پمفلٹ میں منکرین حیات النبی ﷺ نے ناکام استدلال کرنے کی کوشش کی تھی۔

چند مسائل جن میں منکرین حیات النبی ﷺ بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تحقیق پر عمل نہیں کرتے

حضرت عائشہؓ کا مسلک	دیگر صحابہؓ کا مسلک
☆ قروء سے مراد طہر ہے۔	☆ قروء سے مراد حیض ہے۔
☆ عصر میں جلدی چاہیے۔	☆ حضرت اُم سلمہؓ تاخیر۔
☆ چوری کے مال کی قیمت اگر کم سے کم تین درہم بھی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا۔	☆ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن مسعودؓ دس درہم کی مالیت سے کم نہ ہونا چاہیے۔
☆ صبح کی نماز اندھیرے وقت پڑھنی چاہیے۔	☆ حضرت رافع بن خدیجؓ۔ اُجالا ہو جائے تب پڑھے۔
☆ اگر بالغ آدمی بھی کسی عورت کا دودھ پیئے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔	☆ دیگر اُمہات المومنینؓ۔ نہیں ثابت ہوتی۔

(ماخوذ عن "**سیرت عائشہ صدیقہؓ**" صفحہ ۲۱۶ مولفہ **سید سلیمان ندویؒ**)

ان مسائل میں منکرین حیات النبی ﷺ کیونکہ حنفی المسلک ہیں اور احناف نے ان مذکورہ مسائل میں دیگر صحابہ کرامؓ کی روایات کو معمول بنایا ہے، نہ کہ حضرت عائشہؓ کی روایات کو مذکورہ بالا مسائل میں منکرین حیات النبی ﷺ حضرت عائشہؓ کے مسلک کی بجائے دیگر صحابہؓ کا مسلک اپنائے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ اس کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی توہین نہیں سمجھتے تو اگر ہم حضرت عائشہؓ کے مسلک یعلمون کی بجائے دیگر صحابہؓ کے مسلک یسمعون کو مانتے ہیں۔ یہ بھی نہ تو ناجائز ہے اور نہ ہی توہین۔

✦ منکرین حیات النبی ﷺ کا پیش کردہ اصول ؟ لکھتے ہیں۔

"جب روح کا جسم سے تعلق ہوگا تو وہ دیکھے اور سنے گا لیکن جب روح کا جسم سے تعلق ختم ہو گیا اب نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مسلک عائشہ صدیقہؓ ص ۸)

محترم قارئین! ہم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے "جب روح کا جسم سے تعلق ہوگا تو وہ جانے گا اور جب

Scanned by CamScanner

روح کا جسم سے تعلق ختم ہو جائے تو وہ جان نہیں سکتا۔ لہٰذا حضرت عائشہ صدیقہؓ حیات بعد الوفات (یعنی روح کے جسم کے ساتھ تعلق) کی قائل ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے یسمعون کی تاویل یعلمون سے کی ہے۔" جیسا کہ منکرین حیات النبی ﷺ تسلیم کرچکے ہیں۔ دیکھیے ۔۔۔۔(مسلک عائشہ صدیقہؓ ص ۱۳)

﴿ منکرین حیات النبی ﷺ کی جہالت ﴾

منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے مؤرخہ ۲۰۰۵-۳-۱۹ کو شائع کردہ پمفلٹ میں ہم پر قرآن پاک کے ترجمہ میں تحریف کا الزام لگایا گیا ہے۔ محترم قارئین! ہم نے آیت کا جو معنی پیش کیا ہے وہ بطور الزام کے ہے نہ کہ بطور تحقیق۔ البتہ منکرین حیات النبی ﷺ نے اپنے سابقہ پمفلٹ میں سورہ روم اور سورہ نمل کی آیت کا ایک ترجمہ یوں کیا ہے " بے شک آپ ﷺ (اے محمد ﷺ) مُردوں کو دُعا نہیں سُنا سکتے، اِس لیے کہ مُردے سُنتے نہیں ہیں اور آپ ﷺ بہروں کو بھی نہیں سُنا سکتے کیونکہ بہرے بھی نہیں سُنتے "۔ اور یہ ترجمہ بطور الزام نہیں بلکہ بطور تحقیق پیش کیا گیا ہے لہٰذا ہم منکرین حیات النبی ﷺ سے مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اُن کا یہ من گھڑت ترجمہ اسلاف میں سے کس عالم اور مفسر نے کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔حوالہ پیش کرنے کی مہلت تا قیامت

﴿ منکرین حیات النبی ﷺ کیلئے سُنہری موقع ﴾

☆ منکرین حیات النبی ﷺ نے اپنے شائع کردہ رسالہ میں لکھا ہے "لعلّی لا اراکم بعد عامی ھذا" (صحاح ستہ)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مسلکِ عائشہ صدیقہؓ ص ۳، دوسرا ایڈیشن)

مطالبہ:۔ ترمذی شریف کے علاوہ صحاح ستہ کی باقی کُتب میں یہ حدیث دکھا دی جائے۔ مہلت تا قیامت

☆ منکرین حیات النبی ﷺ نے اپنے سابقہ پمفلٹ میں سورۃ النمل اور سورۃ الروم کی آیت کا ایک ترجمہ یوں کیا ہے "بیشک آپ ﷺ (اے محمد ﷺ) مُردوں کو دُعا نہیں سُنا سکتے، اس لیے کہ مُردے سُنتے نہیں ہیں اور آپ ﷺ بہروں کو بھی نہیں سُنا سکتے کیونکہ بہرے بھی نہیں سُنتے "۔

مطالبہ:۔ مذکورہ بالا ترجمہ کسی سُنی عالم کے حوالہ سے دِکھا دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہلت تا قیامت

☆ منکرین حیات النبی ﷺ نے اپنے حالیہ پمفلٹ مورخہ ۲۰۰۵-۳-۱۹ میں ہم پر اِن الفاظ سے الزام لگایا ہے۔ "حالیہ پمفلٹ میں سماع کے مسئلہ میں اختلاف کرنے والے صحابہ کرامؓ کو بھی قرآن کا مخالف اور دُشمن قرار دے دیا"۔ **مطالبہ:**۔ لعنۃ اللہ علی الکذبین ہمارے شائع کردہ کسی بھی پمفلٹ سے یہ بات ثابت کردی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہلت تا قیامت

Scanned by CamScanner

☆ منکرین حیات النبی ﷺ اپنے حالیہ پمفلٹ ۱۹-۳-۲۰۰۵ میں لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کے مولوی بلال نے ۱۷-۳-۲۰۰۵ کو جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے رد میں ایک تازہ پمفلٹ شائع کیا ہے"۔

مطالبہ :- ثابت کر دیا جائے کہ مذکورہ تاریخ کو حضرت مولانا محمد بلال صاحب مدظلہ العالی نے کوئی پمفلٹ شائع کیا ہے ---------------- مہلت تا قیامت

مذکورہ بالا مطالبات پورا کرنے پر 1000 روپے نہیں بلکہ 2000 روپے انعام میں حاصل کریں

منکرین حیات النبی ﷺ کے فتویٰ کی زد میں آنے والے اُمت مسلمہ کے چند جید علماء کرام جو سماع موتیٰ کے قائل ہیں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ امام بخاریؒ ---------------- (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۸)

☆ ابن جریر طبریؒ ---------------- (بحوالہ احکام القرآن مؤلفہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

☆ ابن حجر عسقلانیؒ ---------------- (فتح الباری ج ۳ ص ۱۸۶)

☆ علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ ---------------- (عمدۃ القاری ج ۴ ص ۱۵۷)

☆ حافظ ابن تیمیہؒ ---------------- (اقتضاء الصراط المستقیم ص ۱۸۱)

☆ ابن کثیرؒ ---------------- (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۳۸)

☆ ابن القیمؒ ---------------- (کتاب الروح ص ۴)

☆ ملا علی قاری حنفیؒ ---------------- (مرقات ج ۲ ص ۲۱۰)

☆ علامہ آلوسی حنفیؒ ---------------- (تفسیر روح المعانی ج ۲۱ ص ۵۷)

☆ قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفیؒ ---------------- (تفسیر مظہری ج ۱۰ ص ۱۲۴)

☆ علامہ انور شاہ کشمیریؒ ---------------- (فیض الباری ج ۲ ص ۴۶۷)

☆ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ---------------- (احکام القرآن ص ۱۰۴)

بہت سے علماء کرام کے نام جو سماع موتیٰ کے قائل ہیں طوالت کے خوف سے چھوڑ دیے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے علماء دیو بند کی تکذیب و تضحیک:

محترم قارئین! علماء دیو بند کے نزدیک **المهند** کی حیثیت اور اہمیت ہم پہلے بارہا واضح کر چکے ہیں۔ منکرین حیات النبی ﷺ اس کی عبارت میں تضاد ثابت کر کے المہند کی تصدیق کرنے والے تمام اکابرین دیو بند کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ مگر قارئین! منکرین حیات النبی ﷺ کے ایجاد کردہ اس تضاد کا المہند میں نام و نشان بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تصدیق کرنے والے تمام اکابرین کو بھی کوئی تضاد نظر نہ آیا۔ منکرین حیات النبی ﷺ کو ہماری بات پر یقین نہیں تو اپنی جماعت کے جید عالم شیخ التفسیر **قاضی شمس الدین** صاحبؒ کی کتاب **مسالك العلماء** ص ۲۲۱ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت لکھتے ہیں کہ "برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے سب مسلمانوں کو۔ یہاں نفی مطلق برزخی کی نہیں بلکہ برزخی مطلق کی نفی ہے اور یہ اہل علم پر ادنیٰ تامل سے واضح ہے"۔

منکرین حیات النبی ﷺ کے سرتاج مولانا **سجاد بخاری** صاحب "پچیس اکابر علماء دیو بند کا مسلک" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں "المہند علی المفند" حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی تالیف ہے اور اس پر چوبیس علماء دیو بند کی تصدیقات ثبت ہے۔ المہند کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ وفات کے بعد انبیاء علیہم السلام کو جو حیات حاصل ہے وہ برزخی ہے اور کئی باتوں میں دنیوی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے۔ شہداء بھی اس حیات میں اُنکے ساتھ شریک ہیں۔

یہ پچیس اکابر علماء دیو بندؒ کا مسلک ہے جن میں حسب ذیل حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

☆ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ	☆ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری
☆ حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوری	☆ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ
☆ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی	☆ حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ
☆ حضرت مولانا محمد احمد ابن حضرت نانوتوی	☆ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
☆ حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ	☆ حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی

(اقامۃ البرہان ------------------ ص ۲۰۸)

مزید لکھتے ہیں: "المہند" کی اصل عربی عبارت اور اُسکا عربی ترجمہ جو اکابرؒ کی نگرانی میں شائع ہوا اور اس میں انہوں نے عربی عبارت کا مفہوم و مقصود واضح فرمایا۔

Scanned by CamScanner

مزید لکھتے ہیں: المہند سے عقیدہ حیاتِ انبیاء علیھم السلام کے بارے میں حسبِ ذیل حقائق معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔عالم برزخ میں انبیاء علیھم السلام کو جو حیات حاصل ہے وہ دُنیا کی سی ہے۔

۲۔عالم برزخ میں انبیاء علیھم السلام کو جو ممتاز حیات حاصل ہے اُس میں شہداء بھی اُن کے ساتھ شریک ہیں۔

۳۔انبیاء علیھم السلام اور شہداء کو وفات کے بعد جو حیات حاصل ہے وہ برزخی ہے اور عبارت میں جہاں برزخی کی نفی ہے اُس سے مطلق برزخی کی نفی مقصود نہیں بلکہ برزخی مطلق کی نفی مُراد ہے۔ (اقامۃ البرہان ص ۲۰۲،۲۰۳،۲۰۴)

﴿نوٹ﴾ منکرین حیات النبی ﷺ کی دیگر باتوں کے جواب بلکہ جوابات باحوالہ اور مدلل ہم پہلے بھی کئی دفعہ دے چکے ہیں۔ قارئین منکرین کے پمفلٹ پڑھنے کے بعد ہمارے پمفلٹ کا مطالعہ فرمائیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہوگی کہ منکرین کی باتوں کے جواب پہلے سے ہی موجود ہیں۔

نیز منکرین سے بھی گذارش ہے کہ وہی باتیں جنکے ہم جوابات کئی دفعہ دے چکے ہیں دوبارہ دوبارہ دہرا کر اپنی علیت کا بھانڈا چوراہے پر نہ پھوڑیں اور نہ ہی ہمارا اور قارئین کا وقت ضائع کریں ہم نے مانا کہ منکرین اپنی بقا کیلئے صرف اسی مسئلے میں اُلجھے رہتے ہیں اور اس لیے انکے پاس بہت وقت ہے مگر ہماری دیگر مصروفیات ہمیں اجازت نہیں دیتی کہ ہم دوبارہ دوبارہ ایک ہی بات دہراتے رہیں چنانچہ منکرین کو چاہیے کہ پمفلٹ تحریر کرنے کے بعد دوبارہ ہمارے پمفلٹ پڑھ لیا کریں۔ اپنی باتوں کا جواب باصواب پائیں گے ہمیں دوبارہ زحمت کرنے کی نہ فُرصت ہے نہ ضرورت البتہ کوئی نئی بات سامنے آئی تو انشاء اللہ بفضلہ تعالیٰ اسکا جواب بھی باصواب دیں گے۔

محترم قارئین! منکرین حیاتُ النبی ﷺ نے اپنے شائع کردہ رسال میں چند علماء کرام کو اپنا ہمنوا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اُن میں سے چند حضرات کی مکمل تحقیق انشاء اللہ العزیز حصہ دوم میں آئے گی۔

اگلے صفحات پر عقیدہ حیات النبی ﷺ وسماع النبی ﷺ عند قبرہ الشریف کے بارے میں پاکستان کے مشہور دیوبندی مدارس کے اصلی فتاویٰ جات ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند انڈیا نومبر 1957ء کی فوٹو کاپی جس میں عقیدہ حیات النبی ﷺ دلائل کے ساتھ تقریباً آٹھ صفحات پر مرقوم ہے

﴿ حیات دنیاوی کا مطلب ﴾

شیخ الحدیث مولانا سرفراز صفدر مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

حیاتِ جسمانی کے جملہ لوازمات قبر میں ثابت نہیں ہیں مثلاً کھانے اور پینے کی حاجت جس طرح دُنیا میں ہوتی ہے اس طرح قبر میں نہیں ہوتی اور اسی طرح دیگر کئی احکام میں بڑا فرق اور تفاوت ہے۔ ہاں دُنیاوی حیات کی طرح انکو ادراک علم اور شعور حاصل ہے اور انہیں اہم امور کی وجہ سے اس کو دُنیاوی اور جسمانی حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے ------------------------ (تسکین الصدور ص ۲۲۳)

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کی فوٹو کاپی

ہر دو فریق کے ذمہ دار حضرات عبارت ذیل پر دستخط فرمائیں۔ بعد ازاں مسئلہ کا قدر مشترک ہوگا۔ حضوری مجت پڑھنے
ہوگی ... سامنے پیش کر دیا جائے۔ عبارت حسب ذیل ہے

وفات کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اسی حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ وسلام

سنتے ہیں۔

احقر محمد طیب وارد حال راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۶۲ء — (مولانا قاضی) نور محمد خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

قاضی (مولانا) غلام اللہ خان — (مولانا) محمد علی جالندھری عفا اللہ عنہ

اس مختصر عبارت کی تفصیل چونکہ مولانا قاضی شمس الدین صاحب (برادر خورد مولانا قاضی نور محمد صاحب) اپنے مکتوب میں لکھ کر مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے پاس بھیج چکے تھے۔ اسلئے یہ عبارت بالا ان کی مسلمہ ہے۔ بنا بریں اس عبارت پر ان کے دستخط کرانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ عبارت بالا کو ان کا مسلمہ سمجھا جائے۔

چونکہ اس موقع پر سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری بوجہ علالت راولپنڈی تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے احقر کے ہمراہ کئی برادر مسودہ پیش کرنے پر حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب نے انکے بارے میں حسب ذیل تحریر دستخط کر کے بندہ کو عنایت فرمائی جس کا متن بلفظہ حسب ذیل ہے۔

"ہم (مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب) اپنی پوری کوشش کریں گے کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے بھی اس تحریر (مندرجہ بالا) پر دستخط کرائیں جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں۔ اگر ممدوح اس پر دستخط نہ کریں گے۔ تو ہم مسئلہ حیات النبی میں اس تحریر کی حد تک ان سے برأت کا اعلان کر دیں گے۔ نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیات پر تقریر نہ کرائیں گے اور اگر اس مسئلہ میں وہ کوئی مناظرہ وغیرہ کریں گے۔ تو ہم اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔"

نور محمد خطیب قلعہ دیدار سنگھ

لا شئے غلام اللہ خان

(۲۲ جون ۱۹۶۲ء)

﴿ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے ھیں ﴾

مرنے اور دفن ہونے کے بعد قبر میں انسان کا دوبارہ زندہ ہو کر فرشتوں کے سوالات کے جواب دینا پھر اس امتحان میں کامیابی اور ناکامی پر ثواب یا عذاب کا ہونا قرآن مجید کی تقریباً دس آیات میں اشارۃً اور رسول کریم ﷺ کی ستر احادیث متواترہ میں بڑی صراحت و وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔ جس میں مسلمان کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ الخ ________________ (معارف القرآن ج ۵ ص ۲۳۶)

"احکام القرآن" میں حضرت مفتی صاحبؒ نے وہ دس آیتیں بھی لکھی ہیں جن سے قبر کی زندگی ثابت ہوتی ہے اور دس آیات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: فتلک عشرۃ کاملۃ من الآیات اکتفیت علی ذکرھا وان ذکرھا العلماء سواھا من الآیات ایضاً یستدل بھا علی عذاب القبر ومن رضی باللہ رباً وبالاسلام دیناً کفاہ ھذہ العشرۃ والا فالقرآن کلہ لا یجزی نفعاً لمن ختم علی قلبہ والعیاذ باللہ۔ "قرآن مجید کی دس کامل آیات ہیں جن پر میں اکتفا کرتا ہوں اگرچہ علماء نے انکے علاوہ چند دیگر آیات بھی ذکر کی ہیں جن سے انہوں نے عذابِ قبر پر استدلال کیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہے اسکو یہ دس آیات کافی ہیں ورنہ العیاذ باللہ جسکے دِل پر مہر لگ چکی ہو تو اسکو پورا قرآن بھی نفع نہ دے گا۔" ________ (احکام القرآن ج ۴ ص ۸۴)

Scanned by CamScanner

اعتراض: جس میت کو جلا دیا جاتا ھے یا جانور کھا جاتے ھیں اُس کو عذاب قبر کیسے ھوتا ھے ؟

پہلا جواب:۔ اگر عذاب ہم نے دینا ہے پھر تو بہت ہی مشکل ہے اگر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ان اللہ علی کل شئی قدیر۔

دوسرا جواب:۔ صحاح ستہ کی مرکزی کتابوں میں حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ حضرات صحابہ کرامؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے گناہوں کی وجہ سے اپنے نفس پر بڑی زیادتی کی تھی جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا کر میری راکھ کو خوب پیس کر ہوا میں اُڑا دینا بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر تنگی کی تو وہ مجھے ایسی سزا دے گا جو اور کسی کو اُس نے نہیں دی۔ جب اُس کی وفات ہوئی تو اس سے یہی کاروائی کی گئی اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اجمعی مافیک منه کہ اسکے تمام ذرات کو جمع کر دے سو اُس نے ایسا ہی کیا جب وہ جمع کر دیا گیا تو وہ آدمی تھا جو کھڑا کر دیا گیا فرمایا کہ یہ کاروائی تُو نے کیوں کی؟ اُس نے جواب دیا مخافتک یا ربی اے میرے رب تیرے خوف سے۔تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو بخش دیا۔

(بخاری ج ا ص ۴۹۵ واللفظ لہ ومسلم ج ۲ ص ۳۵۶)

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ اُس نے کہا کہ میری راکھ کا آدھا حصہ خشکی میں اور آدھا دریا میں بکھیر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دیکھئے۔(بخاری جلد ۲ ص ۱۱۱۷ ومسلم ج ۲ ص ۳۵۶)۔اسی مفہوم کی روایت حضرت ابو سعید خدریؓ سے (مسندِ احمد ج ۳ ص ۷۷) میں بھی ہے۔اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ پروردگار کو اس امر پر قدرتِ کاملہ ہے کہ وہ راکھ کے ذرات کو بحر و بر سے جمع کر کے اُس سے بھلا چنگا آدمی اور انسان بنا دے اور پھر اس سے سوال کرے۔ہاں جو شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت کو تسلیم نہیں کرتا یا معاذ اللہ اُس کی قدرت کو محدود مانتا ہے تو اس کیلئے یہ بات تسلیم کرنی بڑی ہی مشکل ہے۔---------- (ماخوذ عن تسکین الصدور ص ۱۰۴)

تیسرا جواب:۔ معدہ اور انتڑیوں میں بہت سارے کیڑے موجود ہیں اور لامحالہ اُن کو راحت والم بھی ہوتا ہے لیکن آدمی کو محسوس تک نہیں ہوتا۔

Scanned by CamScanner

﴿ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ﴾

من صلی علی عند قبری سمعتہ ای سماعا حقیقیا بلا واسطۃ ۔ جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود اس کو سنتا ہوں بلا واسطہ یعنی حقیقی طور پر ۔ (مرقاۃ ج ۲ ص ۱۰ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۰)

فان سائر الاموات ایضا یسمعون السلام والکلام

بے شک تمام مُردے بھی سلام وکلام سنتے ہیں ۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۱۰)

﴿ مفتی دار العلوم دیو بند حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحبؒ فرماتے ہیں ﴾

☆ عذاب روح پر مع جسم کے ہوتا ہے جیسا کہ ظاہر احادیث سے ثابت ہے ۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۵۶)

جسم سے روح کو تعلق رہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۸۰)

☆ بہت سے آئمہ سماع موتی کے قائل ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۲۹)

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شکوک و شبہات رفع کرنے کیلئے

حضرت مفتی صاحبؒ کا گرانقدر مشورہ ۔

لکھتے ہیں: اس مسئلہ کی پوری تحقیق "آب حیات" مصنفہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ میں مذکور ہے اسکو دیکھ لیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۳۲)

﴿ مفتی ہند حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں ﴾

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں

جیسا کہ اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے ۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۲۹)

مفتی کفایت اللہ صاحبؒ عدم تعلق روح مع الجسد صلی اللہ علیہ وسلم

کے عقیدہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

○ بے ثبوت ہے ○ باعث توہین ہے ○ نہ کہ موجب تعظیم

(کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۲۹)

☆ حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں "لیس فی القرآن ماینفی ذلک" قرآن کریم میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو (سماع موتی) کی نفی کرتی ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۴ ص ۲۹۸)

حضرت مولانا عبدالحق حقانیؒ صاحب فرماتے ہیں کہ " ان آیات میں عدم سماع کا اشارہ تک بھی نہیں ہے (تفسیر حقانی ج ۶ ص ۲۱) حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب فرماتے ہیں " سماع اموات کے مسئلہ میں درحقیقت یہ آیت ساکت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (معارف القرآن ج ۶ ص ۲۰۲)

Scanned by CamScanner